سرکاری رپورٹ

گیارھواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کاروائی

اجلاس منعقدہ ۱۳ اگست ۱۹۹۸ء مطابق ۱۹ ربیع الثانی ۱۴۱۹ ہجری بروز جمعرات

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱۔	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۵
۲۔	چیئر مینوں کے پینل کا اعلان	۶
۳۔	نئے قائد ایوان کا انتخاب	۷
۴۔	قائد اعوان کا خطاب اور ممبروں کو مبارک باد	۱۱
۵۔	گورنر کا حکم	۱۹

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا گیارہواں اجلاس مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۹۸ء مطابق ۱۹ ربیع الثانی ۱۴۱۹ھ بروز جمعرات بوقت گیارہ بج کر بیس منٹ قبل دوپہر زیر صدارت میر عبدالجبار اسپیکر صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر : السلام علیکم اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا جاتا ہے

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۗ
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۗ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِيْنَ
اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۧ

ترجمہ - ہر طرح کی ستائشیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام کائنات خلقت کا پروردگار ہے' جو رحمت والا ہے' اور جس کی رحمت تمام مخلوقات کو اپنی بخششوں سے مالا مال کر رہی ہے۔ جو اس دن کا مالک ہے' جس دن کاموں کا بدلہ لوگوں کے حصے میں آئے گا۔ (خدایا!) ہم صرف تمہاری ہی بندگی کرتے ہیں' اور صرف تو ہی ہے جس سے (اپنی ساری احتیاجوں میں) مدد مانگتے ہیں۔ (خدایا!) ہم پر (سعادت کی) سیدھی راہ کھول دے۔ وہ راہ جو ان لوگوں کی راہ ہوئی جن پر تو نے انعام کیا۔ ان کی نہیں جو پھٹکارے گئے' اور نہ ان کی جو راہ سے بھٹک گئے

جناب اسپیکر : بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیکریٹری اسمبلی چیئرمینوں کے پینل کا اعلان فرمائیں

اختر حسین خان سیکریٹری اسمبلی : بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار کے قاعدہ ۱۳۔ کے تحت اسپیکر صاحب نے اسمبلی کے حسب ذیل ارکان کو اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے۔

۱۔ ملک محمد سرور خان کاکڑ

۲۔ مولانا عبدالواسع

۳۔ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل

۴۔ میر محمد اسلم گچکی

جناب اسپیکر : شکریہ

اگر کوئی رخصت کی درخواست ہو تو پڑھ دیجئے۔ کوئی رخصت کی درخواست نہیں ہے

جناب اسپیکر : پروگرام کے مطابق آئین کے آرٹیکل ۱۳۰ کی شق ۲ الف کے تحت بلوچستان صوبائی اسمبلی کے ایک معزز رکن کا وزیر اعلیٰ کے لئے آج تین بجے انتخاب عمل میں لایا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ کے انتخاب کے لئے پرچہ نامزدگی آج مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۹۸ء کو ڈیڑھ بجے دوپہر تک سیکریٹری اسمبلی کے پاس جمع کرائے جاسکتے ہیں لہذا تین بجے تک اسمبلی کا اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے

(اجلاس کی کاروائی گیارہ بج کر پانچ منٹ پر تین بجے تک کے لئے ملتوی ہو گئی)

(اجلاس کی کارروائی دوبارہ تین بجے زیر صدارت جناب اسپیکر میر عبدالجبار خان شروع ہوئی)

جناب اسپیکر : بسم اللہ الرحمان الرحیم

آج کے پروگرام کے مطابق آئین کی آرٹیکل ۱۳۰ کی شق کے تحت بلوچستان صوبائی اسمبلی کے ایک رکن کا وزیر اعلیٰ کے لئے جسے اسمبلی کے جملہ اراکین کا اعتماد حاصل ہو تعین ہوگا جس کے لئے مندرجہ ذیل امیدواروں نے کاغذات نامزدگی داخل کرائے ہیں۔

ا۔ میر جان محمد جمالی : پہلے کاغذ پر ان کے تجویز کنندہ بسم اللہ خان کاکڑ ہیں اور تائید کنندہ مولانا عبدالوسع صاحب۔ دوسرے پرچہ نامزدگی پر تجویز کنندہ ہیں ملک محمد سرور خان کاکڑ۔ اور تائید کنندہ ہیں اسد اللہ بلوچ۔ تیسرے پرچہ نامزدگی پر تجویز کنندہ مولانا امیر زمان خان اور نواب ذوالفقار علی مگسی تائید کنندہ ہیں اور چوتھے کاغذ پر تجویز کنندہ سردار بہادر خان بنگلزئی جبکہ تائید کنندہ محمد اسلم بلیدی ہیں۔ اسی طرح دوسرے امیدوار پرنس موسیٰ جان بلوچ ہیں۔

ان کے تجویز کنندہ سردار محمد اختر خان مینگل ہیں۔ جبکہ تائید کنندہ میر محمد اسلم گچکی ہیں

جناب اسپیکر : سیکریٹری صاحب پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجوائیے

(پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب اسپیکر : اب ہال کے تمام دروازے بند کر دیجئے اور معزز اراکین سے گزارش کرتا ہوں کہ شمار کنندہ ٹیبلر ان کے پاس اپنا ووٹ درج کرائیں۔ سیکریٹری اسمبلی سے گزارش ہے کہ حروف تہجی کے نام سے معزز ممبران کا نام پکاریں۔

اختر حسین خان سیکریٹری :

ا۔ احسان شاہ سید

معزز ممبر گئے اور شمار کنندہ کے پاس نام درج کرایا

۲۔ اسد اللہ بلوچ مسٹر

معزز ممبر گئے اور شمار کنندہ کے پاس نام درج کرایا

۳۔ اسرار اللہ زہری میر

معزز ممبر گئے اور شمار کنندہ کے پاس نام درج کرایا

۴۔ اللہ داد خیر خواہ

معزز ممبر گئے اور شمار کنندہ کے پاس نام درج کرایا

۵۔ امیر زمان مولوی

معزز ممبر گئے اور شمار کنندہ کے پاس نام درج کرایا

۶۔ بسم اللہ خان کاکڑ
معزز ممبر گئے اور شمار کنندہ کے پاس نام درج کرایا
۷۔ سردار بہادر خان بنگلزئی
معزز ممبر گئے اور شمار کنندہ کے پاس نام درج کرایا
۸۔ بہرام خان اچکزئی
معزز ممبر گئے اور شمار کنندہ کے پاس نام درج کرایا
۹۔ تاراچند ڈاکٹر
معزز ممبر نہیں گئے
۱۰۔ جان محمد خان جمالی
معزز ممبر گئے اور شمار کنندہ کے پاس نام درج کرایا
۱۱۔ جعفر خان مندوخیل شیخ
معزز ممبر گئے اور شمار کنندہ کے پاس نام درج کرایا
۱۲۔ چاکر خان ڈومکی سردار
(absent)
۱۳۔ حیربیار مری نوابزادہ
(absent)
۱۴۔ ذوالفقار علی خان مگسی نواب
معزز ممبر گئے اور شمار کنندہ کے پاس نام درج کرایا
۱۵۔ سترام سنگھ سردار
(غیر حاضر)
۱۶۔ سعید احمد ہاشمی مسٹر
معزز ممبر گئے اور شمار کنندہ کے پاس نام درج کرایا

۱۷۔ سلیم اکبر بگٹی نوابزادہ
(غیر حاضر)
۱۸۔ شوکت بشیر مسیح مسٹر
معزز ممبر گئے اور شمار کنندہ کے پاس نام درج کرایا
۱۹۔ ظہور حسین خان کھوسہ میر
(غیر حاضر)
۲۰۔ عبدالجبار خان میر کرسی صدارت پر ہیں
۲۱۔ عبدالخالق وڈیرہ
معزز ممبر گئے اور شمار کنندہ کے پاس نام درج کرایا
۲۲۔ عبدالرحمان کھیتران سردار
معزز ممبر گئے اور شمار کنندہ کے پاس نام درج کرایا
۲۳۔ عبدالرحیم خان مندوخیل مسٹر
معزز ممبر گئے اور شمار کنندہ کے پاس نام درج کرایا
۲۴۔ عبدالغفور کلمتی مسٹر
معزز ممبر گئے اور شمار کنندہ کے پاس نام درج کرایا
۲۵۔ عبدالکریم نوشیروانی میر
معزز ممبر گئے اور شمار کنندہ کے پاس نام درج کرایا
۲۶۔ عبدالواسع مولانا
معزز ممبر گئے اور شمار کنندہ کے پاس نام درج کرایا
۲۷۔ علی اکبر شہزادہ
معزز ممبر گئے اور شمار کنندہ کے پاس نام درج کرایا
۲۸۔ علی محمد نوتیزئی حاجی

(غیر حاضر)

۲۹۔ غلام مصطفیٰ خان ترین سردار

معزز ممبر گئے اور شمار کنندہ کے پاس نام درج کرایا

۳۰۔ فائق علی جمالی مسٹر

معزز ممبر گئے اور شمار کنندہ کے پاس نام درج کرایا

۳۱۔ فیض اللہ اخوندزادہ مولانا

معزز ممبر گئے اور شمار کنندہ کے پاس نام درج کرایا

۳۲ محمد اختر مینگل سردار

(غیر حاضر)

۳۳۔ محمد اسلم بلیدی مسٹر

معزز ممبر گئے اور شمار کنندہ کے پاس نام درج کرایا

۳۴۔ محمد اسلم گچکی مسٹر

absent

۳۵۔ محمد سرور خان کاکڑ مسٹر

معزز ممبر گئے اور شمار کنندہ کے پاس نام درج کرایا

۳۶۔ محمد صالح بھوتانی سردار

معزز ممبر گئے اور شمار کنندہ کے پاس نام درج کرایا

۳۷۔ محمد عاصم کرد

(غیر حاضر)

۳۸۔ محمد علی رند میر

معزز ممبر گئے اور شمار کنندہ کے پاس نام درج کرایا

۳۹۔ موسیٰ جان پرنس

(غیر حاضر)

۴۰۔ نثار علی سردار

معزز ممبر گئے اور شمار کنندہ کے پاس نام درج کرایا

۴۱۔ نصیب اللہ مولوی

معزز ممبر گئے اور شمار کنندہ کے پاس نام درج کرایا

جناب اسپیکر: گھنٹیاں بجوائیں سب کو بلائیں

جناب اسپیکر: اب یہی عمل دوبارہ نامزد وزیر اعلیٰ پرنس موسیٰ جان ک لئے دہرایا جائے گا سیکریٹری اسمبلی نام پکاریں۔ ہال کے دروازے بند کر دیے جائیں۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجوائیں

اختر حسین خان سیکریٹری اسمبلی:

۱۔ احسان شاہ سید

۲۔ اسد اللہ بلوچ مسٹر

۳۔ اعزاز اللہ زہری

۴۔ اللہ داد خیر خواہ مولانا

۵۔ امیر زمان مولوی

۶۔ بسم اللہ خان کاکڑ

۷۔ بہادر خان بنگلزئی

۸۔ بہرام خان اچکزئی مسٹر

۹۔ تاراچند ڈاکٹر

معزز ممبر گئے اور شمار کنندہ کے پاس نام درج کرایا

۱۰۔ جان محمد جمالی میر

۱۱۔ جعفر خان مندوخیل شیخ

۱۲۔ چاکر خان ڈومکی سردار

(غیر حاضر)

۱۳۔ حیربیار مری نوابزادہ

معزز ممبر گئے اور شمار کنندہ کے پاس نام درج کرایا

۱۴۔ ذوالفقار علی خان مگسی نواب

۱۵۔ سترام سنگھ سردار

(غیر حاضر)

۱۶۔ سعید احمد ہاشمی مسٹر

۱۷۔ سلیم اکبر بگٹی نوابزادہ

(غیر حاضر)

۱۸۔ شوکت بشیر مسیح مسٹر

۱۹۔ ظہور حسین خان کھوسہ میر

۲۰۔ عبدالجبار خان میر جناب اسپیکر (صدارت کر رہے تھے)

۲۱۔ عبدالخالق وڈیرہ

۲۲۔ عبدالرحمان کھیتران سردار

۲۳۔ عبدالرحیم خان مندوخیل مسٹر

۲۴۔ عبدالغفور مسٹر

۲۵۔ عبدالکریم نوشیروانی

۲۶۔ عبدالواسع مولانا

۲۷۔ علی اکبر شہزادہ

۲۸۔ علی محمد نوتیزئی حاجی

(غیر حاضر)

۲۹۔ غلام مصطفیٰ خان ترین سردار

۳۰۔ میر فائق علی جمالی مسٹر

۳۱۔ فیض اللہ اخوندزادہ مولانا

۳۲۔ محمد اختر مینگل سردار

معزز ممبر گئے اور شمار کنندہ کے پاس نام درج کرایا

۳۳۔ محمد اسلم بلیدی

۳۴۔ محمد اسلم گچکی مسٹر

معزز ممبر گئے اور شمار کنندہ کے پاس نام درج کرایا

۳۵۔ محمد سرور خان کاکڑ مسٹر

۳۶۔ محمد صالح بھوتانی سردار

۳۷۔ محمد عاصم کرد مسٹر

(غیر حاضر)

۳۸۔ محمد علی رند میر

۳۹۔ موسیٰ جان پرنس

معزز ممبر گئے اور شمار کنندہ کے پاس نام درج کرایا

۴۰۔ نثار علی سردار

۴۱۔ نصیب اللہ مولوی

(درج شدہ معزز ارکان شمار کنندہ کے پاس گئے اور اپنا نام درج کرایا جبکہ باقی ممبران نہیں گئے)

جناب اسپیکر: ووٹوں کی گنتی کا عمل مکمل ہو چکا اب میں نتیجہ کا اعلان کرتا ہوں جناب میر محمد خان جمالی صاحب کے حق میں ۲۹ ووٹ آئے۔ (ڈیسک بجائے گئے گیلری میں تالیاں) اور پرنس موسیٰ جان کے حق میں چار ووٹ آئے۔ (تالیاں)

جناب اسپیکر: لہٰذا آئین کے آرٹیکل ۱۳۰ شق ۲ الف کے تحت بلوچستان صوبائی اسمبلی

کے اس خصوصی اجلاس میں اسمبلی کی اکثریت نے وزیر اعلیٰ کے عہدے کے تعین کے لئے میر جان محمد جمالی پر اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ (ڈیسک بجائے گئے) میں اپنی جانب سے اور اس ایوان کے معزز اراکین کی جانب سے ان کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (ڈیسک بجائے گئے)

جناب اسپیکر: میر جان محمد جمالی نو منتخب وزیر اعلیٰ قائد ایوان:

جناب اسپیکر: سب سے پہلے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اس کے بعد ان سب جماعتوں کا جمعیت العلمائے اسلام، بلوچستان نیشنل پارٹی، پاکستان مسلم لیگ بلوچستان نیشنل موومنٹ، پیپلز پارٹی کے رکن اور میرے دوسرے پی ایم پی عبدالرحیم مندوخیل اور مصطفےٰ خان ترین جنہوں نے مجھ پر اعتماد کا اظہار کیا۔ ذاتی طور پر بھی ہر فرد انہوں نے محسوس کیا جو بلوچستان کے بارے میں ہیں۔ میں جناب اسپیکر آج مختصر تقریر کرونگا انشاءاللہ ۵ اجولائی کی صبح اعتماد کا ووٹ لوں گا وہ پروگرام وہ اصول وہ طریقہ کار پیش کروں گا جس کے تحت اس حکومت کو اپنے ساتھیوں کے تعاون سے اور پارٹیوں کے تعاون سے چلانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اسکے ساتھ ساتھ پرنس موسیٰ جان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے جمہوری روایات کو برقرار رکھتے ہوئے حصہ لیا یہ سب کا حق ہے جس دن انسان پیدا ہوتا ہے جناب اسپیکر صاحب اس کو مرنے کے لئے بھی تیار ہونا پڑتا ہے اور جس دن اقتدار میں آتا ہے اس کو اقتدار چھوڑنا بھی پڑتا ہے۔ خوبصورتی اس میں ہے کہ کچھ کرسکے عزت کے ساتھ اقتدار چھوڑ جائے تو اس کا ضمیر بھی مطمئن ہو اور وہ بعد میں بھی چین سے رہ سکے میرے ذہن میں تو بہت باتیں ہیں جناب اسپیکر ابھی وہ وقت آگیا ہے کہ اس صوبے کو ابھی بہت ہی کارآمد تبدیلیوں کی ضرورت ہے جو عملی ہوں۔ تو پھر اس صوبے کے عوام کی تقدیریں ہی بدل سکتی ہیں نہیں تو یہ صوبے کی بھی بدقسمتی ہوگی اور ہماری نااہلی ہوگی جناب اسپیکر پچھلے ادوار میں اس صوبے میں جہاں بھائی چارے کی فضا جہاں سو سال پرانے روایتیں ہیں پرانے ناطے ہیں ایسا لگتا ہے وہ پاش پاش ہو رہے ہیں چاہے وہ برادریوں کے درمیان ہو جائے دوستوں کے درمیان ایسے لگتا ہے کہ بلوچستان کے لوگوں کا بلوچستانیوں کا جو سوشل سیٹ اپ ہے وہ disintrigate کر رہا ہے جناب اسپیکر میرے ذہن میں ایک خاکہ ہے جو میں اپنے

دوستوں کے تعاون سے بلوچستان کے عوام کے تعاون سے قبائلی معتبرین کے تعاون سے عوامی نمائندوں کے تعاون سے ہر بہن بھائی بڑے بوڑھے بچے سب کے تعاون سے ایک فارمولہ دینا چاہتا ہوں مستقبل میں ہمارے جو یہاں کے اقوام ہیں ہم میں بھائی چارہ ہو اور غلط فہمیاں پیدا نہ ہوں اور وہ محسوس کریں کہ انصاف مل رہا ہے ان کو حق مل رہا ہے اور کوئی بھی ان میں ایسی باتیں نہ آجائیں جس سے غلط فہمیاں پیدا ہوں جناب میں پچھلے دنوں کے حالات کے رو سے یہ بات رکر رہا ہوں اس سارے معاملے میں ہمارے قبائلی نظام جو ہمیں ورثے میں ملا ہے افسوس کہ ہم اس سے بہتر نظام نہیں لاسکے علماء کرام کا بھی بڑا رول ہے ان پر بھی بہت زیادہ ذمہ داریاں ہیں کہ وہ اس میں پوری مدد کریں انہی مختصر الفاظ کے ساتھ میں اپنے سب دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کا بھی چاہے میرے دوست سردار محمد اختر مینگل ہو چاہے اسلم گچکی صاحب ہوں چاہے ڈاکٹر تاراچند ہو چاہے حیر بیار مری صاحب ہوں ان کا منفرد طریقہ ہے اپنے اظہار کرنے کا میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں آپ سب کو ساتھ لے کے چلنے کا ارادہ رکھتا ہوں نیک نیتی سے خلوص سے اور میرا اصول ہے Fairplay بہت بہت شکریہ

جناب اسپیکر : شکریہ میں معزز اراکین سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ جتنی بھی ۸ سیاسی جماعتیں یہاں موجود ہیں ان کے جواب بھی پارلیمانی لیڈر صاحبان ہیں وہی صرف اس پہ بات کریں جی جناب سردار بہار خان بنگلزئی صاحب the floor is with you now

سردار بہادر خان بنگلزئی : جناب اسپیکر صاحب میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے اس موقع پر کچھ کہنے کی اجازت دی میر جان محمد جمالی ایک سلجھا ہوا تعلیم یافتہ نوجوان ہے اس کو سب سے پہلے اپنی اور بعد میں بلوچستان نیشنل پارٹی کی طرف سے مبارک باد پیش کرتا ہوں اور ساتھ ہی امید کرتا ہوں کہ وہ بلوچستان اور بلوچستان کے لوگوں کے لئے نہایت جان فشانی محنت دیانتداری اور خلوص سے لگن سے کام کریں گے کیونکہ پاکستان میں یہ سب سے بڑا صوبہ ہونے کے باوجود بھی تمام صوبوں سے پس ماندہ ہیں اسکی آبادی دور دراز علاقوں میں پھیلی ہوئی ہے یہ کام نہایت محنت اور جان فشانی سے کرنے کا متمنی ہے اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی گزارش کروں

گا میر جان محمد جمالی سے کہ وہ صوبائی خود مختاری اور یہاں کے لوگوں کے جو حقوق ہیں اس کے لئے وہ جو کچھ بھی کریں گیں ہمیں اپنے ساتھ پائینگے انشاء اللہ ہم قدم قدم اس کے ساتھ چلتے رہیں گے اور آپ سے بھر پور تعاون کریں گے ان ہی الفاظ کے ساتھ میں ہاؤس کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس شخص پر اعتماد کیا اور لیڈر آف دی ہاؤس منتخب کیا انہی الفاظ کے ساتھ میں دوبارہ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر : شکریہ عبدالرحیم خان مندوخیل

عبدالرحیم خان مندوخیل : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جناب اسپیکر اور اس معزز ایوان کے آنرایبل ممبر میں سب سے پہلے مبارک باد دیتا ہوں جان محمد جمالی صاحب کو کہ انہیں اس ہاؤس نے اپنا لیڈر آف دی ہاؤس منتخب کیا اور اس حوالے سے صوبے کے چیف ایگزیکٹو بن گئے ہیں وزیر اعلیٰ بن گئے میں اس حوالے سے ان کو مبارک باد دیتا ہوں جناب والا یہ وزیر اعلیٰ اسمبلی گورنمنٹ دوسرے شعبوں کے بالکل صوبے کی سیاسی معاشی امن وامان کے مسائل اور دوسرے سماجی مسائل کے حل کی ایک راہنما ادارہ ہے۔ اور جس وقت ایک وزیر اعلیٰ ی منتخب ہوتا ہے اور وہ صوبہ کا چیف بنتا ہے تو ان کے لئے صرف وزارت ایک عیاشی نہیں ہے بلکہ سیاسی مسائل کی حل کی ذمہ داری ان پر پڑتی ہے اس حوالے سے بعد میں جیسے کہ وزیر اعلیٰ جان جمالی صاحب نے خود کہا ہے کہ کل یا پرسوں انشاء اللہ ووٹ آف کانفی ڈینس کے بعد تفصیلی بات کریں گے لیکن اس وقت میں یہاں ایک اہم نقطے کی نشان دہی کرتا ہوں جس کی وزیر اعلیٰ صاحب نے خود بھی نشان دہی کی کہ اس صوبے میں یہاں ہم جو مجموعی طور پر بلکہ میں اس طرح کہوں گا کہ وزیر اعلیٰ صاحب کے سامنے اندرونی مسائل ہیں اور پھر کچھ فیڈریشن کے مسائل ہیں اندرونی مسائل بنیادی ایجنڈا صرف وزیر اعلیٰ کا نہیں بلکہ ہر سیاسی پارٹی جو اس صوبے کی ہے اس کا بنیادی ایجنڈا یہاں کے صوبے کے بنیادی طور پر دو قومیں بلوچ پشتون ان کے حقوق کے تعین کا مسئلہ ہے اس میں جو بھی وقت گزرا ہے اور جو بھی مشکلات پیدا ہوئے ہیں وزیر اعلیٰ صاحب نے خود ہی نشان دہی کی کہ بڑے مشکلات پیدا ہوئے ہیں اس لئے کہ یہاں حقوق کا تعین نہیں ہوا ہے یہاں ایک

قوم پشتون وہ اپنے بقا کے مسئلے کے یعنی اس کے آمنا سامنا ہے اس حوالے سے مردم شماری کا مسئلہ بھی پیدا ہوا ہوا افسوس کا مقام ہے کہ سر تاج عزیز صاحب جو اپنے آپ کو econmic affairs میں ماہر سمجھتا ہے انہوں نے سیاسی مسائل میں ناروا مداخلت کر کے اس صوبے کے مردم شماری میں صحیح فارمولا پیش نہیں کیا صحیح طریقے سے مردم شماری نہیں کی اور آئندہ کے لئے یہ مسئلہ بھرپور رہے گا۔ یہ مسائل بھی آنے والی پارٹیاں ہیں میں پارٹیوں میں مداخلت نہیں کرتا ایک اصول کی بات کرتا ہوں آج بھی مسلم لیگ ہے اور مسلم لیگ کا پشتون رکن ہے آج بھی وہ باقی مسلم ہے لیکن پشتون ہے وہ اس لئے غیر مسلم ہے یہ اس کا حق نہیں کہ وہ اس صوبے کا ممبر بن کر اس صوبے اپنی پارٹی کا وزیر اعلیٰ ہے۔ آج بھی جمعیت علماء اسلام میں علماء کا ممبر ہے لیکن کوئی ممبر جرا نہیں کر سکے گا کہ وہ علماء اسلام ہے وہ جو ہے اس کی ایک disqualification ہے کہ وہ پشتون ہے میں زیادہ اس موقع پر نہیں کہوں گا بہر صورت یہ نئے وزیر اعلیٰ صاحب کے اس نقطہ کی حمایت کرتا ہوں کہ باقاعدہ ایک فارمولا ان قوموں کے حوالے سے بنایا جائے اور اگر آپ کریں گے تو کامیاب ہو جائیں گے یہی انصاف اور برابری کی بنیاد پر آپ کامیاب ہو جائیں گے نہیں کریں گے اقتدار آنی جانی چیز ہے ہمارے دوست کل گورنمنٹ میں تھے آج نہیں ہیں کوئی بات نہیں لیکن اصل چیز مسئلوں کا حل ہے اس کے بعد اسلام آباد فیڈریشن میں ہمارے حقوق این ایف سی ایوارڈ میں ہمارے خلاف زیادتی ہوئی ہے یہ مسائل بالکل آپ نے حل کرنے ہیں جمہوریت اور یہاں کے امن و امان کے مسائل بھی آپ نے حل کرنے ہے اس کے بعد تفصیلی بات ہوگی بہر صورت میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں لیکن اس امید کے ساتھ کہ آپ ان مسائل کو حل کریں گے نہیں کریں گے تو بھی اسمبلی ہے اور عوام ہے شکریہ

جناب اسپیکر : شکریہ بسم اللہ خان کاکڑ صاحب

بسم اللہ خان کاکڑ : شکریہ جناب اسپیکر صاحب سب سے پہلے تو میں مبارکباد دیتا ہوں میر جان محمد جمالی کو جنہیں بھاری اکثریت سے بلوچستان کا وزیر اعلیٰ کے لئے منتخب کیا گیا اور مبارکباد کے ساتھ مختصر یہ بھی عرض کروں گا کہ ٦ مختلف پروگرام رکھنے والی مختلف سیاسی

جماعتوں نے ان کو آج منتخب کیا ہے اور یہ ایک حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ بلوچستان کے اپنے مخصوص socio economic structure ہے حالات ہے ان کا تقاضا یہ ہے کہ ایک امید اور توقعات کے حوالے سے ان کو منتخب کیا گیا ہے جن کا خود انہیں بھی احساس ہے اور ہم چاہیں گے کہ وہ عملاً بلوچستان کے مسائل تمام معنوں میں چاہے وہ قومی ہوں یہاں کے مختلف قومیتوں کے درمیان رشتے اور مختلف علاقوں کی پسماندگی اور وفاق کے ساتھ جو ہمارا کم از کم اس اسمبلی کے دوران میں ایک مسئلہ رہا ہے جو آئین میں ضمانت شدہ حقوق جو کہ آئین کے آرٹیکل ۱۶۱ کے تحت بغیر کسی اس کے ہمارا حق ہے جو کہ ہم پچھلے ۱۶ مہینوں میں نہیں پا سکے ہیں کے لئے عملاً اقدام اٹھائیں گے اور اپنے اس حیثیت کو چھ مختلف سیاسی جماعتوں نے منتخب کیا ہے ان تمام دوستوں کو policy maters میں صوبے کے حوالے سے اور وفاق سے صوبے کے حقوق اور تعلقات کے حوالے سے تمام پارٹیوں کو اعتماد میں لیں گے تو یقیناً وہ کامیاب وزیر اعلیٰ کے بعد بھی انہیں ایک اچھے انسان دوست کی حیثیت سے یاد رکھا جائے گا اور اس کی بنیادی شرط یہ ہے کہ جب دوستوں نے ان کو منتخب کیا ہے ان سے جو توقعات اور امیدیں وابستہ ہیں ان کو پورا کرنے کے لئے ان کے صلاح مشورے سے ان کو اعتماد میں لیتے ہوئے چلیں گے انہی الفاظ کے ساتھ میں انہیں اک بار پھر مبارک باد دیتا ہوں اور آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں شکریہ

جناب اسپیکر : شکریہ میر عبدالکریم نوشیروانی

میر عبدالکریم نوشیروانی : بسم اللہ الرحمن الرحیم میں اپنی پارٹی کی ہائی کمان کی طرف سے اور پارٹی ورکروں کیطرف سے اور یہاں بیٹھے ہوئے اپنے کولیگ کی طرف سے میں جان صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں ہم نے کئی دفعہ اس اسمبلی میں مبارک باد بلوچستان کے عوام کی طرف سے پیش کیے تھے مگر بد قسمتی سے خالی مبارک بادیوں سے بلوچستان کے غریب عوام کے پیٹ نہیں بھر سکیں جناب میں اس وقت اپنے وزیر اعلیٰ کو مبارک باد کا مستحق سمجھتا ہوں جو کہ اس صوبے کے غریب عوام کا صحیح معنوں میں خدمت کر سکیں گے۔ایک سال پہلے یہاں ہم نے جناب سردار صاحب کو منتخب کیا اور ان کو کھلے دل سے اور بلوچستان کے عوام کی طرف سے

ممبران اسمبلی کی طرف سے مبارک باد دی مگر بد قسمتی سے ہمیں کیا ملا یہاں صرف سول مارشل لاء تھا جمہوری سانچے کو سرداری سسٹم میں ڈال کر چلایا گیا بلوچستان میں ۱۶ مہینے تک جمہوری حقوق پامال تھے کسی کو بولنے کا حق نہیں تھا جناب وہ بھی ایک دور تھا میں امید کروں گا جان صاحب سے کیونکہ وہ بلوچستان کے نئے خون ہے نئی جنریشن ہے آپ سیاسی بصیرت رکھتے ہیں آپ کا بیک گراونڈ جعفر خان جمالی سے ہے جن کے وہ کارنامے تھے بلوچستان میں جو کہ پاکستان میں ہراول دستے کا کردار ادا کرتے تھے ۱۹۹۱ء میں جناب تاج محمد جمالی صاحب منتخب ہوئے۔ ۹۳۔ ۱۹۹۲ء تک احسن طریقے سے صوبائی خدمت کی میں امید کروں گا جناب اپ جلدی وہ سیاہ راتیں ختم کریں گے جو اس صوبے میں ۱۶ مہینے میں نافذ تھے پورے ملک میں سول مارشل لاء تھا کسی کو حق حاصل نہیں تھا بولنے کا حقوق سلب تھے اور ہمارے فنڈز منجمد تھے ہمارے ڈسٹرکٹ میں ۱۶ مہینے سے دفعہ ۱۴۴ نافذ تھا بولنے کا حق بھی نہیں دیا گیا۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ صوبے کی بے لوث خدمت کریں گے اور ترجیحی بنیادوں پر صوبے کے جتنے ڈسٹرکٹس ہیں پاکستان اس وقت آپ کو پتہ ہے کہ میرا ڈسٹرکٹ صوبے کا سب سے بڑا ڈسٹرکٹ ہے جس کے ۴ سب ڈویژن ہیں پانی کے لئے ترس رہے ہیں صحت کے لئے ترس رہے ہیں ایجوکیشن اور مواصلات کیلئے لیئے ترس رہے ہیں مگر اس اسمبلی میں ہمارا کوئی شنوائی نہیں تھا جناب میں امید کروں گا کہ آپ فنڈز ایریاز وائیز دے دیں گے ترجیحی بنیاد پر دے دیں پسماندگی کی بنیاد پر دے دیں جہاں ان فنڈز کی ضرورت ہے آپ فنڈز ہندرہانٹ یا اور کسی طریقے سے نہ دے دیں۔ تو ہمارے لیئے سول مارشل لاء ہے ہم آپ سے یہ امید کرتے ہیں ہمیں چھوڑیں بلوچستان کے لوگوں کی نظر آپ پر لگی ہیں تو سیاست تو آپ کو ورثے میں ملا ہے آپ موروثی سیاست دان ہے آپ اوپر سے نہیں ٹپکے ہیں آپ نیچے سے ابھرے ہیں میں امید کروں گا کہ نیچے سے ابھرنے والے جلد ہی ڈراپ نہیں ہو سکتے۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں بلوچستان کے حقوق کی خاطر اگر صرف آپ نے کرسی کی خاطر لڑی جیسے ہمارے محسن سابقہ وزیر اعلیٰ جو کہ ۱۶ مہینے میں ۳۴ ہزار مرتبہ ہوائی رکشے پر ٹریولنگ اسلام آباد تک صرف اور صرف ٹریولنگ کی تھی کہ بھائی کرسی بچاؤ ۳۴ ہزار دفعہ جانے کے بجائے اگر وہ صرف

۴۳ مرتبہ بلوچستان کی خاطربات کرتے تو حقوق مل جاتے مگر بد قسمتی سے کہا تھا کہ بھائی کرسی چاؤ کرسی تو انہوں نے چاپا مسلم لیگ والے آپ کو آکسیجن دیتے رہے لیکن بد قسمتی سے آپ فیل ہو گئے۔ اس لئے جناب والا سیاست دان نیچے سے ابھرتے ہیں اوپر سے نہیں ٹپکتے ہیں آپ اوپر سے ٹپکے آپ کو بلوچستان کا معلوم نہیں تھا کہ بلوچستان کے لوگوں کو کیسے ڈیل کیا جاتا ہے اور کیسے ان کے مسائل حل کئے جاتے ہیں جناب آج کے دور میں حق مانگنے سے نہیں ملتا بلکہ حق چھننے سے ملتا ہے اور حق چھینیں ہم آپ کے ساتھ ہیں مگر آپ نے حقوق کی بات ہی نہیں کی بات تو صرف کرسی کا تھا کرسی تو آپ کو ملا جناب تو میں امید کروں گا جان جمالی صاحب سے کہ وہ کرسی کا چکر چھوڑیں اور بلوچستان کے حقوق کی بات کریں جمہوری کارواں آپ کے ساتھ ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ آپ کامیاب ہوں گے شکریہ جناب

جناب اسپیکر : گیلری میں بیٹھے ہوئے حضرات سے گزارش ہے کہ آپ اسمبلی کی کاروئی میں رخنہ نہیں ڈال سکتے ہیں اور کاروئیاں دیکھ سکتے ہیں صرف سن سکتے ہیں کوئی ایسی حرکت نہیں کرسکتے

جناب اسپیکر : مولانا امیر زمان صاحب

مولانا امیر زمان : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جناب اسپیکر سب سے پہلے میں محترم جان محمد جمالی صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اس کے امید کے ساتھ جس امید کے ساتھ اس اسمبلی میں جناب کو ووٹ دے کر منتخب کیا اور اس اسمبلی میں تقریباً میں سمجھتا ہوں ۱۹ یا ۲۰ وزیر اعلیٰ بنے ہیں ہم نے اپنے اصول اور اپنے جماعتی اور اسلامی مفادات کے ساتھ اور اپنے صوبے کے حقوق کی خاطر اس کا ساتھ دیا ہے لیکن بد قسمتی سے ہمارے اس صوبے کا آئینی حقوق اور اسلامی دفعات ہیں آئین کے اندر رہتے ہوئے اس صوبے کے جو بنیادی حقوق ہیں اور آئین میں اس صوبے کے متعلق یہ دیا ہوا ہے اور یا آئین پاکستان کے اندر اس مملکت پاکستان کو اس صوبے کو جو ہمارے عوام کے لئے اسلامی حقوق ہیں اس کے لئے جدوجہد کرنا میں سمجھتا ہوں کہ ہم اکیلا جمعیت العلمائے اسلام کا فریضہ نہیں بلکہ وہ اسمبلی میں بیٹھے ہوئے جتنے بھی ممبر حضرات ہیں ان

سب کی ذمہ داری ہوتی ہے جناب والا ہم اس حوالے سے بات نہیں کرتے ہیں جیسے خان صاحب نے گزارش کی کہ پارٹی میں مداخلت نہیں کرتا گزارش کروں گا لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ وہ ساتھ جو آج چاہے اس کا تعلق مسلم لیگ سے ہو پی پی پی سے ہو بی این ایم سے پشتونخواہ سے ہو جس پارٹی سے بھی وہ تعلق رکھتا ہو میں اسے کہہ سکتا ہوں کہ جے یو آئی جس کے ساتھ دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہے پھر وہ ہاتھ کبھی پیچھے نہیں کھینچا ہے۔ اگر ہم جان محمد جمالی کا ساتھ دے رہے ہیں تو اس بنیاد پر کہ اس صوبے کی خاطر اور ان آئینی دفعات کی خاطر جو آپ کو جناب اسپیکر یاد ہو گا کہ بجٹ اجلاس کے دوران ہم نے گزارش کی کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں اس صوبے کا جو قوانین کے بنیاد پر جو حق بنتا ہے اس صوبے کو دیا جاسکتا ہے اور شاید آپ کو یاد ہو گا کہ اس اسمبلی کے فلور سے اس حوالے سے تمام اراکین اسمبلی سے بیک آواز قرار داد منظور کی کہ بلوچستان کی ۳۵۲ قوانین کو اسلامی ڈھانچے میں ڈال کے یہ سہولت دی جائے جس کے لئے قوم نے قربانی دی جناب اسپیکر اگر جان محمد جمالی صاحب آئین کے اندر رہتے ہوئے وہ صوبائی حقوق اور اسلامی حقوق میں کامیاب ہو گئے ہیں میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ رولز ریگولیشن کے مطابق ترقی اپائنمنٹ ٹرانسفر مخرب الاخلاق چیزیں جو اس صوبے میں موجود ہیں ان چیزوں پہ کنٹرول حاصل کرنا ہے اگر اس ٹیم کو انہوں نے اپنے ساتھ چلایا اور انہوں نے برابری کا ثبوت دیا اور سب کو اکٹھا کیا تو میں سمجھتا ہوں کہ تاریخ وہ چیز ہے کہ جس میں کوئی چیز گمتی نہیں ہے کہیں نہ کہیں وہ مل جائے گا تاریخ کے اوراق میں یہ مل جائے گا کہ ایک دور صوبہ بلوچستان میں ایسا گزرا ہے فلاں وزیر اعلیٰ نے صوبہ بلوچستان کے لئے خدمت کی ہے اور اگر جان جمالی صاحب نے خدانخواستہ آپ آئین کے اندر رہتے ہوئے اس معاملات میں ناکام ہوئے کہ جتنی بھی جماعتوں نے آپ پر اعتماد کیا ہے اب سب جماعتوں کے اعتماد کو آپ ٹھیس پہنچائیں گے۔ تو جناب والا جیسے کہ جان محمد جمالی صاحب نے کہا کہ کل نہیں پرسوں اعتماد کا ووٹ ہو گا جس میں وہ اپنے گورنمنٹ کے ترجیحات کو سامنے رکھ کے بیان کریں گے میں امید رکھتا ہوں کہ وہ اس طرح کے ترجیحات ہوں گے۔ کہ وہ تمام بلوچستان کے عوام کے لئے بلا تفریق منظور اور تمام بلوچستان کے عوام کے

لئے مفید ہوں گے جناب والا یہ بھی میں کہہ سکتا ہوں کہ بلوچستان کے اندر جے یو آئی کا کسی بھی پارٹی اور کسی بھی فرد کے ساتھ کوئی ذاتی معاملہ نہیں ہے نہ کوئی ذاتی رنجش ہے بلکہ ہم سب پارٹیاں بااثر لوگ یا غریب لوگ ہو سب کو ہم دوست سمجھتے ہیں لیکن یہ کم از کم ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم اگر بلوچستان یا پاکستان میں یا دنیا بھر میں جو ہم جنگ لڑتے ہیں وہ جنگ نظریات کے ہیں وہ جنگ فاتح کے ثمر ہیں آخر میں میں پھر دوبارہ جان محمد جمالی صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ وہ پرسوں انشاء اللہ اس طرح ایجنڈا سامنے لائیں گے کہ وہ ایجنڈا بلوچستان کے عوام کے مفاد میں ہوگا اور پھر ہم توقع رکھتے ہیں کہ مرکز اور صوبے میں جو حکومتیں ہیں وہ مسلم لیگ کے ہیں اس حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ صوبے کے حالات پہلے سے بہتر ہونے چاہئے اور یہاں یہ کچھ یہاں یہ کچھ مثبت اقدامات ہونا چاہئے خدا ہمارے حامی و ناصر ہو آخر دعوانا الحمد اللہ رب العالمین۔

جناب اسپیکر : شکریہ سردار اختر جان مینگل

اسد اللہ بلوچ : پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر : آپ کے کہنے کے مطابق یہاں صرف پارلیمانی لیڈر خطاب کریں گے جناب اختر جان صاحب یہ وضاحت کریں کہ وہ کس بیس پر بات کریں گے۔

جناب اسپیکر : no point of order تشریف رکھیں۔

سردار اختر جان مینگل : جناب اسپیکر : شکریہ سب سے پہلے تو میں منتخب ہونے والے قائد ایوان جان محمد جمالی صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور یہ امید رکھوں گا کہ حسب روائیت جو بلوچستان میں روائیت رہی ہے اس اسمبلی میں ایک روائیت رہی ہے کہ وہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے آئندہ آنے والے دنوں میں حکومت اور اپوزیشن کو ساتھ لیتے ہوئے بلوچستان کے مفادات کی نگہبانی کے لئے کام کریں گے خدا ان کو حوصلہ دے اور ہماری نیک دعائیں ان کے ساتھ ہیں۔ جناب اسپیکر، آپ نے خود ہمیں اس کنفیوژن میں مبتلا کر دیا تھا کہ ہمارے میر اسد اللہ بلوچ آف پنجگور نے کہا پارٹی کا پارلیمانی لیڈر کون ہے جناب اسپیکر اس کا فیصلہ چند دنوں میں ہو جائے گا۔ ایک شخص کسی نائی کے پاس گیا کہنے لگا میرے سر کے بال گنو

سفید کتنے ہیں اور کالے کتنے ہیں نائی نے کہا کہ کچھ دیر ٹھہر جاؤ سب تمہاری گود میں آگریں گے خود دیکھ لینا کہ سفید کتنے ہیں اور کالے کتنے ہیں تو خود پتہ چل جائے گا کہ پارٹی کون ہے اور پارلیمانی لیڈر کون ہے کچھ دن انتظار کریں اور اتنی جلد بازی ٹھیک نہیں۔ جناب اسپیکر ڈیڑھ سال کا جو عرصہ ہم نے حکومت میں بد قسمتی اس کو کہیں یا چند لوگوں کی خوش قسمتی کہیے گزارا اچھا تھا یا برا تھا ساتھیوں کے تعاون سے جنہوں نے مختلف انداز میں ہمارا ساتھ دیا۔ بہر حال جس طرح جان جمالی صاحب نے کہا کہ ۱۵ تاریخ کو اعتماد کا ووٹ لینے کے بعد وہ اپنی تفصیلی تقریر کریں گے اور آئندہ آنے والے اپنے پروگرام کا ذکر کریں گے تو ان کے پروگرام کے سننے کے بعد تجزیہ کر سکیں گے۔ بہر حال ڈیڑھ سال کا جو عرصہ ہم نے گزارا ہے اس کا فیصلہ آنے والا وقت کرے گا کیا ہم نے صحیح کیا کیا غلط کیا؟ اگر صحیح کیا ہو گا تو بلوچستان کے عوام کے پاس جانا ہو گا۔ اگر ہم نے غلط کیا ہو گا وہ انجام جو آج سے پہلے اکثر گناہ گاروں کا ہوا ہے ان گنہگاروں کی لسٹ میں ہماری طرف سے اضافہ ہو گا یا دوسری طرف سے اضافہ ہو گا جناب اسپیکر ۲۲۔ ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء میں جو اجلاس ہوا تھا قائد ایوان منتخب کیا گیا تھا اور اعتماد کا ووٹ لیا تھا اس وقت کہا کہ ہمیں اس طرف کی عادت نہیں انہیں اس طرف کی عادت نہیں اور آج یہ بات ظاہر ہو گئی ہے کہ ہم اپنی عادتوں سے باز نہ آئے اور وہ اپنی عادتوں اور مجبوریوں سے باز نہ آئے شعر یاد آیا جناب اسپیکر

اگر میں جل کر بھی بجھا تو کوئی فرق نہیں

چراغ شام ہوں تاریکیوں سے واقف ہوں

بلوچستان کا مسئلہ ظاہر ہے جب اسمبلی ہوں گے اس ایوان میں ہم سب کو بولنے کا حق دیا جائے گا اپوزیشن کو ٹریژری بینچوں کو بلوچستان جتنا رقبے کے لحاظ سے بڑا ہے۔ اس کے مسائل اتنے زیادہ ہیں مجھے امید ہے کہ اتنا وقت ہمیں ملے گا کہ ہم ان کے مسائل پر یہ بات کر سکیں۔ میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب نے کہا ہے کہ میں جو اوپر سے ٹپکا ہوں جان جمالی صاحب جو نیچے سے ٹپکے ہیں ہیں ان کو میرا خیال ہے خود کا پتہ نہیں ہے کہ وہ کہاں سے ٹپکے ہیں نہ خاران کے علاقے والوں کو پتہ ہو گا اور نہ ان کے پارٹی والوں کو پتہ ہو گا وہ بھلا کہاں سے ٹپکے ہیں اس کا فیصلہ وہ خود کر کے

ہمیں شاید بتائیں گے ۳۴ ہزار دن میں نے ٹریول کیا ہے بقول ان کے ہوائی رکشے میں اس کا میرے خیال میں ان کا حساب کمزور ہے میں یہ کہوں گا کہ ایک سال میں ۳۶۵ دن ہوتے ہیں اور ہماری حکومت کو تقریباً ڈیڑھ سال کا عرصہ ہوا ہے وہ تقریباً آپ ملائیں وہ ۵۴۷ دن بنتے ہیں میں نے بقول ان کے ہر منٹ میں ہوائی رکشے میں سفر نہیں کیا ہو گا میرا خیال میں ۳۴ ہزار دن انہوں نے گنتی سے کیے وہ میرے اور اپنے سر کے بال گنتی کیے ہوں گے اتنا حساب لگایا ہو گا بہر حال اسی خوشی کے موقع پر مزید ان گہرائیوں میں نہیں جاؤں گا ان ساتھیوں کو مبارک باد پیش کروں گا اور امید رکھوں گا کہ مل بیٹھ کر کوئی ایسا مسئلہ پیش آیا جہاں ہم ساتھیوں پر ضرورت پڑی بلوچستان کے مسئلے پر جس طرح کے پہلے ہم نے بلوچستان کے مسئلے پر جناب نواب مگسی صاحب جب چیف منسٹر تھے ہم اپوزیشن میں تھے ہم ہر وقت تعاون کرتے رہے اور انشاء اللہ کم سے کم ہمیں کریم نوشیروانی سے پیچھے نہیں پائیں گے۔ شکریہ

جناب اسپیکر : شکریہ جناب جناب شیخ جعفر خان مندوخیل صاحب

شیخ جعفر خان مندوخیل : شکریہ جناب اسپیکر آج خوشی کے موقع پر میر جان محمد جمالی صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ اس ہاؤس نے ان پر اعتماد کیا اور بلوچستان کے وزیر اعلیٰ کے لئے انہیں منتخب کیا اپنے طرف سے اپنی پارٹی کی طرف سے ان دوستوں اور پارٹیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہماری پارٹی پر اعتماد کیا اور ہماری پارٹی سے لیڈر آف دی ہاؤس منتخب کیا۔ پشتونخواہ، جے یو آئی، بی این ایم، بی این پی، اور پیپلز پارٹی کے بھائیوں کا شکریہ ادا کروں گا اور ان کو مبارک باد پیش کروں گا کہ وہ ہمارے ساتھ رہے بلوچستان کو ایک ایسا وزیر اعلیٰ دینے کی کوشش کی جس سے ہمیں کافی توقعات ہیں کیونکہ ہمارے صوبے کی پوزیشن منفرد ہے یہاں اس ملک میں وسائل کی تقسیم جو ہے آبادی کی بنیاد پر ہوتے ہیں اور ہماری آبادی سب سے کم ہے اور رقبے کی بنیاد پر اس کی تقسیم بڑی مشکل بن جاتی ہے وہ شاید جان جمالی صاحب کے لئے مشکلات پیدا ہوں اس سے پہلے آنے والی حکومتوں کو بھی ان مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے لیکن اتنا یقین دلاتا ہوں اپنی طرف سے اپنی پارٹی کی طرف سے کہ جہاں ضرورت پڑی کہ بلوچستان کے